تونگرون سے لیکر اون کے فقیرون پر پھیردی جائیگی الحدیث متفق علیہ
معلوم ہوا کہ جس شہر کی زکوۃ ہو اوسکو اوسی شہر مین خرچ کرے دوسری
جگہہ نہ بہیجے مگر اوسی صورت مین کہ یہان کے خرچ سے فاضل پڑے حدیث
طویل ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ جو شخص سونے چاندی کی زکوۃ نہین دیتا ہے
اوسکو دن قیامت کے اوسی زر وسیم کی تختیون سے جہنم کی آگ مین گرم کرکے
پہلو پیشانی پشت کو داغ دینگے اور بار بار پچاس ہزار برس کے دن تک گرم
کرکرکے داغین گے یہان تک کہ سب بندون کا فیصلہ ہو اسی طرح جو اونٹ
اور گاؤ اور بکری کی زکوۃ ندیگا اوسکو وہ جانور اپنے سمون سے ایک ہموار
میدان مین کچلین گے پچاس ہزار برس تک رواہ مسلم بطولہ اور کسی کو اوسکا
مال بے زکوۃ گنجا سانپ بنکر دونون جبڑون سے ڈسیگا اور کہیگا مین تیرا
مال اور خزانہ ہون رواہ البخاری ابو بکر صدیق نے کہا تہا واللہ مین اوس سے
جنگ کرونگا جو نماز و زکوۃ مین فرق کریگا یہ زکوۃ مال کا حق ہے متفق علیہ یعنی
جس طرح کہ نماز بدن کا حق ہے **ف** امام کی طرف سے جب زکوۃ اوگہانیوالا
آوے تو زکوۃ دینے والا اوسکو راضی رکہے رواہ مسلم پوچہا وہ تو ہمپر ظلم کرتے
ہین فرمایا ارضوا مصدقیکم وان ظلمتم یعنی تم اونکو خوش رکھو گو تمپر ظلم ہو
رواہ ابو داود اور خوف تعدی سے مال چہپانے کو منع فرمایا ہے اور جو عامل
حق سے مال اوگہاتا ہے وہ مثل غازی کے راہ خدا مین ہوتا ہے رواہ الترمذی

عائشہؓ نے مرفوعاً کہا ہے نہین زکوۃ کسی مال مین کبھی ملی مگر اوسکو برباد کر دیتی
ہی۔ رواہ البخاری فی تاریخہ جب تجہیز زکوۃ واجب ہوئی اور تو نے نہ دی
تو وہ حرام اوس مال حلال کو ہلاک کر ڈالتا ہے ائمہ ثلثہ کہتے ہین کہ عین
مال زکوۃ مین نکالے قیمت نہ دے احمد نے کہا خلط زکوۃ کا مطلب یہ ہے
کہ آسودہ حال و توانگر ہو کر زکوۃ لے کیونکہ یہ تو فقرا کے لیے ہوتی ہے
اب اسکا مال برباد جائیگا شوکانی رح کہتے ہین بہت سے اہل علم نے ایسے
اموال پر زکوۃ واجب کر دی ہے جسکو اللہ نے فرض نہین کیا بلکہ حضرتؐ نے
برخلاف اوسکے تصریح کی ہے جیسے فرمایا کہ غلام و اسپ مین زکوۃ نہین ہے
صحابہ کے پاس اموال و جواہر و تجارات و خضراوات تھے لیکن حضرتؐ نے
اونکو حکم زکوۃ نکالنے کا نہین دیا نہ اونسے ان اموال کی زکوۃ طلب فرمائی اگر
انمین زکوۃ فرض ہوتی تو ضرور بیان فرماتے انتہی زکوۃ مالک مکلف پر واجب
ہے نہ ولی یتیم و مجنون پر ورنہ پھر سارے تکلیفات کا انپر واجب ہونا چاہیے جیسے نماز روزہ حج

بیان زکوۃ حیوان کا

یہ زکوۃ فقط اونٹ گائے بکری پر واجب ہے نہ کسی اور جانور پر جیسے گھوڑا خچر
گدہا پانچ اونٹ مین ایک بکری ہے پھر ہر پانچ مین ایک بکری پچیس اونٹ
تک پھر پچیس اونٹ مین ایک بنت مخاض یا ایک ابن لبون پھر ۳۶ مین ایک
بنت لبون اور ۴۶ مین ایک حقہ اور ۶۱ مین ایک جذعہ اور ۷۶ مین دو بنت لبون

ع یعنی مادہ ایک سالہ
ع ابن لبون نر دو سالہ
ع بنت لبون مادہ دو سالہ
ع حقہ مادہ تین سالہ
ع کامل ہے ۳ سالہ
ع جذعہ ... چار سالہ

اور ۹۱ مین دو حقّے ۱۲۰ تک پہر جب زیادہ ہون تو ہر چالیس مین ایک بنت لبون
اور ہر ۵۰ مین ایک حقہ یہ تفصیل کتاب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین رفعاً
آئی ہے ابن حزم نے کہا ہے یہ کتاب نہایت صحیح ہے ابوبکر نے اس کتاب
پر سامنے علما صحابہ کے عمل کیا تہا کسی نے مخالفت نہ کی وصححہ ابن حبان **ف**
۳۰ گاؤ مین ایک تبیع یا تبیعہ ۴۰ گاؤ مین ایک مسنہ پہر جب چالیس سے زیادہ ہون
تو کچہہ نہین یہان تک کہ ستر ہون تب ۷۰ مین ۸۰ تک ایک تبیع و مسنہ ہے اور
۸۰ مین دو مسنہ پہر اسی طرح یہ تفصیل حدیث معاذ بن جبل مین آئی ہے رواہ احمد
واہل السنن وابن حبان والحاکم وصححاہ ابن عبد البر نے استذکار مین کہا ہے کہ علما
کا اسمین کچہہ اختلاف نہین ہے بلکہ سب کا اس نص پر اجماع ہے **ف** ۴۰ گوسفند
مین ایک بکری ہے ۱۲۱ تک پہر اوسمین دو بکریان ہین ۲۰۱ تک اور ۲۰۱ مین
تین بکریان ہین ۳۰۱ تک پہر ۴۰۰ مین چار بکریان ہین پہر ہر ایک سو مین ایک
بکری یہ تفصیل حدیث انس وابن عمر مین ہے اخرجہ احمد والبخاری ورواہ احمد
والترمذی وحسنہ شوکانی رح کہتے ہین اسپر اجماع ہوچکا ہے **م** متفرق انعام
کو جمع اور مجتمع کو بخوف زکوٰۃ متفرق نکرے اور جو شے مقدار فرض سے کم ہو اوسپر
کچہہ زکوٰۃ نہین ہے اور نہ اوقاص پر یعنی جو درمیان دو فریضے کے ہو اور دو
خلیط یعنی شریک باہم برابر تقسیم کرلین **م** زکوٰۃ مین لینا بوڑہے و عیب دار
اور کانے اور بچے اور بیمار اور خرد سال اور خانہ پرور اور نر اور بانجہہ جانور کا

تجا ہیے یہ شرح حدیث ابوبکر و کتاب عمر مین نزدیک ابوداؤد و طبرانی کے
بسند جید آئی ہے **ف** سونے چاندی پر جب ایک سال گذر جاوے تو
چالیسواں[ع] حصہ دے نصاب سونے کی ۲۰ دینار[له] اور چاندی کی ۲۰۰[له] درہم
ہین اسکو احمد و اہل سنن نے علی مرتضی سے رفعا روایت کیا ہے اور
بخاری نے اسکو صحیح کہا ہے اس سے کم مقدار مین زکوۃ واجب نہین ہے
زیور کی زکوۃ مین مختلف حدیثین آئی ہین اختلاف سے نکلنا اچھا ہے جواہر
گران قیمت اور اموال تجارت پر زکوۃ نہین اور نہ کرایہ کے جانورون اور
گھرون پر **ف** گیہون اور جو اور جوار اور کھجور خشک اور زبیب پر دسوان[ع]
حصہ واجب ہے زمین مکن پر کچھ نہین ہے ہان زمین چاہی پر نصف عشر اور
بارانی پر ایک عشر ہے نصاب اسکے پانچ وسق ہین وسق ساٹھ صاع کا ہوتا
ہے ایک گھر والون کو اتنا مقدار ایک سال کو کفایت کرتا ہے اقل اہل بیت
میان بی بی خادم بچہ ہے اور غالب قوت انسان کا ایک رطل یا ایک مد
طعام ہوتا ہے اس حساب سے پانچ وسق سال تمام کو کافی ہو سکتے ہین اور کچھ
بچ رہتا ہے جو سالن وغیرہ کے کام مین آسکتا ہے اس مقدار سے کم مین
زکوۃ نہین ہے اور نہ ترکاریون مین ہان شہد مین عشر واجب ہے اور پیشگی
دینا زکوۃ کا جائز ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباس سے ایک سال
کی زکوۃ پیشگی لیلی تھی **ف** امام پر واجب ہے کہ ہر جگہ کے تونگرون سے

له یعنی ۲۰۰ درم ۱۲
له یعنی ۲۰ دینار ۱۲
عہ یعنی پیداوار کا دسواں حصہ ۱۲
عہ یعنی بیسواں حصہ ۱۲
پیشگی ایک سال اور دو سال کی زکوۃ لی تھی ۱۲

زکوٰۃ لیکر اوسی جگہہ کے فقراء کو دیوے یہ حکم حدیث ابی حنیفہ مین نزدیک ترمذی
کے بسند حسن رفعاً آیا ہے صاحب مال نے جب بادشاہ کو زکوٰۃ دیدی تو وہ
بری الذمہ ہو گیا اگرچہ بادشاہ ستمگر ہو یہ حکم حدیث ابن مسعود مین نزدیک
شیخین کے رفعاً آیا ہے جمہور اسی طرف گئے ہین اور کہا ہے کہ زکوٰۃ ادا
ہو جاتی ہے گو بادشاہ عادل ہو یا جائر خواہ غیر مصرف مین صرف کرے

بیان مصارف زکوٰۃ کا

مصارف زکوٰۃ کے آٹھہ ہین اللہ نے خود بیان ان مصارف کا فرما دیا ہے
کسی نبی و غیر نبی پر اوسکو ملتوی نہین رکہا فرمایا انما الصدقات للفقراء و
المساکین والعاملین علیها والمؤلفة قلوبهم وفی الرقاب والغارمین وفی
سبیل اللہ وابن السبیل فریضة من اللہ واللہ علیم حکیم یہ آٹھہ نوع ہوے
ایک فقیر جس کے پاس نہ مال ہو نہ پیشہ یہ قول شافعی کا ہے یا نصاب سے
کم یا بقدر نصاب کے مگر غیر نامی اور وہ بہی کسی حاجت مین مستغرق ہو
یہ قول ابو حنیفہ کا ہے دوسرا مسکین جسکے پاس مال یا حرفہ ہے لکن کافی نہین
ہوتا قالہ الشافعی یا وہ جس کے پاس کچہہ نہین ہے اور روٹی کپڑے کے
لیے محتاج سوال ہے وبہ قال ابو حنیفہ رح تیسرا عامل اوسکو بقدر اوس کے
عمل کے دینا چاہیے خواہ فقیر ہو یا غنی اہل علم اسی پر ہین چوتہا مؤلفة القلوب
یہ دو طرح پر ہین ایک وہ کہ مسلمان ہو گیا ہے مگر نیت اوسکی ضعیف ہے یا

صاحب شرف ہے اوس کے دینے مین طمع اورون کے مسلمان ہونے
کی ہے اصح مذہب شافعی پر انکو دینا چاہیے ابوحنیفہ نے کہا انکا سہم ساقط
ہے بسبب غلبۂ اسلام کی مین کہتا ہون اگر علت سقوط کی یہی ہے تو اب
دینا چاہیے بسبب غربت اسلام کے پانچوین گردن چھڑانے مین جیسے مکاتبین
کو نزدیک شافعیہ وحنفیہ کے دینا چاہیے چھٹا غارم یعنی وہ شخص جو قرضدار ہے
اور مالک ایسے نصاب کا نہین ہے جو قرض سے فاضل ہو یا اوسکا مال اوسکو نہ
آتا ہے لکن اوسے لے نہین سکتا قاله ابوحنفة شافعی نے کہا قرضدار
دو طرح پر ہین ایک وہ شخص جسنے اپنی جان کے لیے قرض لیا غیر معصیت مین
اظہر یہ ہے کہ اسمین حاجت شرط ہے یا باہم صلح کرانے کے لیے قرض لیا ہے
تو اوسکو بھی باوجود غنا کے دینگے ساتوین راہ خدا مین مراد اس سے نزدیک
ابوحنیفہ رح کے غازی لوگ ہین جنکو مال فی نہین ملتا ہے اور شافعی کے
نزدیک انکو باوجود غنا کے دینا چاہیے مین کہتا ہون اگرچہ غالبا مراد راہ
خدا سے جہاد ہوا کرتا ہے لکن لفظ عام ہے تو جس چیز پر عرفا وشرعا ولغۃ
لفظ فی سبیل اللہ صادق آئیگا وہ جگہہ بھی مصرف زکوۃ کی ہو سکتی ہے خصوصا
اوس حالت مین کہ جب یہ سب انواع میسر نہ آسکین جس طرح کہ حال اس
زمانے کا ہے واللہ اعلم جیسے عمارت مساجد وربط وخانقاہات وصراط وجسر
بیر ونشر مصاحف وکتب تفسیر وحدیث ونحوہا آٹھوان ابن السبیل یہ وہ شخص ہے

جو مسافر ہو اور اپنے مال سے منقطع ہو گیا ہے یہ نزدیک حنفیہ کے ہے یا کسی حاجت کے سبب سے سفر کو جانا چاہتا ہے یہ نزدیک شافعیہ کے ہے ف ان انواع ہشتگانہ مین اسلام شرط ہے نزدیک اہل علم کے اور نزدیک شافعی کے استیعاب انکا واجب ہے یعنی آٹھون قسمون کو دے اگر عامل موجود ہو یہ نکرے کہ بعض انواع کو دے اور بعض کو نہ دے اور یہ برابری درمیان آٹھون قسم کے واجب ہے نہ درمیان آحاد انواع کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر سارا مال زکوة کا ایک ہی نوع مین صرف کر دے یا ایک ہی شخص مین تب بھی جائز ہے مین کہتا ہون مذہب شافعی کا اس جگہہ مشکل ہے اس لیے کہ میسر آنا انواع ہشتگانہ کا اس زمانے مین دشوار ہے ولہذا غزالی نے کہا ہے کہ اس موقع پر مذہب حنفی پر عمل کرنا ہو سکتا ہے امام مالک نے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک تقسیم صدقات مین یہ بات ہے کہ والی امر اس باب مین اجتہاد کرے جس نوع مین حاجت و عدد کو بیشتر پائے مطابق اپنی رای کے بقدر حاجت اوسکو دے پھر بعد ایک سال یا دو سال یا زیادہ کے دوسری نوع کی طرف نقل کرے غرضکہ حاجت و عدد پر نظر رکھکر بانٹے پھر کہا ہے وعلی ھذا ادرکت من ارضی من اھل العلم انتہی شوکانی رح نے کہا ہے کہ ائمہ تفسیر و حدیث و فقہ و کلام نے اصناف ثمانیہ پر طول کلام کیا ہے کہ کس نوع مین کیا معتبر ہے لکن حق بات یہ ہے کہ معتبر صدق وصف کا ہے شرعا یا لغتہ

جس کسی شخص پر یہ بات صادق آئی کہ وہ فقیر ہے تو وہی اوسکا مصرف ہے یہی حال باقی اوصاف کا ہے اور جب کسی وصف کی حقیقت شرعیہ ثابتہ نہ آئی تو رجوع طرف مدلول لغت کے کرے اور اوسی کو تفسیر جانے اور جو شروط و اعتبارات اہل علم نے کیے ہین اگر وہ مدلول لغت یا شرع مین داخل ہون یا کوئی دلیل اونپر دلالت کرتی ہو تو وہ معتبر ٹہیرین گے ورنہ ایسی شرط و اعتبار کا کچہہ اعتبار نہین ہے انتہی **ف** زکوۃ لینا بنی ہاشم اور اون کے لونڈی غلامون پر حرام ہے بدلیل حدیث ابوہریرہ مرفوعا انا لاتحل لنا الصدقۃ یہ حدیث صحیحین مین ہے اور حدیث ابورافع مین فرمایا ہے ان الصدقۃ لاتحل لنا وان موالی القوم من انفسہم اخرجہ احمد وصححہ الترمذی وابن حبان وابن خزیمہ ابن قدامہ نے کہا ہے ہمکو اس مسئلے مین خلاف کسی اہل علم کا معلوم نہین ہے اور ابن رسلان نے اسپر اجماع نقل کیا ہے مراد بنی ہاشم سے اولاد علی وعقیل وجعفر وعباس ہے انکے موالی بہی انہین کے حکم مین ہین **ف** تونگر وقوی ومکتسب کو زکوۃ کا لینا حرام ہے تقدیر غنا مین کئی روایتین آئی ہین ایک یہ کہ صبح وشام کا کہانا موجود ہو دوسری یہ کہ ایک اوقیہ یا پچاس درہم رکہتا ہو سوا نمین کچہہ تخالف نہین ہے اس لیے کہ لوگ متفرق الحال ہوتے ہین اور ہر کوئی ایک طرح کا کسب رکہتا ہے جسکو چہوڑ نہین سکتا مثلا حرفے والا معذور ہے جب تک کہ آلات حرفہ نیارے کسکا

معذور ہے جبتک کہ آلات کشاورزی نہون تاجر معذور ہے جبتک کہ
سرمایہ نہ ملے یا مجاہد کا رزق صبح و شام وہی ہے جو غنیمت سے پاے جس طرح
کہ گذران اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تہی تو ضابطہ اس جگہہ
ایک اوقیہ یا پچاس درہم ہین اور جو شخص حمال ہے کہ بازار سے سامان لاد کر
لاتا ہے یا ہیزم فروش ہے یا مانند اوس کے تو ضابطہ اس جگہہ طعام صبح
و شام ہے **ف** موطا مین رفعاً کہا ہے کہ حضرت نے فرمایا غنی کو صدقہ
حلال نہین ہے مگر پانچ شخصون کو ایک غازی راہ خدا مین دوسرا عامل
تیسرا قرضدار چوتہا وہ جسنے اپنے مال سے اوسکو خرید کیا ہے پانچوان ہمسایہ
مسکین جسکو صدقہ دیا گیا اور اوس نے کسی کو ہدیے مین بہیجا مسوی مین کہا
ہے کہ صورت تبدل ایدی مین کچہہ خلاف نہین ہے اسی طرح عامل و
ابن السبیل مین اور غارم و غازی گو غنی ہون اون کو صدقہ حلال ہے
نزدیک شافعی کے اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک جبکہ دونون فقیر ہون ظاہر
قرآن ہمراہ شافعی کے ہے اس لیے کہ اللہ نے انکو قسیم فقیر و مسکین کیا ہے
واللہ اعلم **ف** صدقہ فطر کا طرف سے غلام اور آزاد مرد اور عورت اور اولاد
خرد و کلان مسلمین کی طرف سے ایک صاع قوت معتاد کا ہے یا نصف صاع
اور وجوب اوسکا سید عبد اور منفق صغیر و نحوہ پر ہے نماز عید سے پہلے نکالے
اور جو شخص ایک رات دن کی قوت سے زیادہ نپاوے اوسپر فطرہ واجب نہین

مصرف اس صدقے کا وہی مصرف زکوٰۃ ہے تمام ہوا یہ رسالہ ایک پاس دن مین ختم جمادی الثانی
سنہ ۱۳۱۱ ہجری روز دوشنبہ کو والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات
جیسے بیان ابنیۂ خمسۂ اسلام کا رسالہ ضوء الشمس مین اور بیان ارکان اربعہ
اسلام کا رسالہ بذل النعمہ مین کیا ہے تفصیل ان احکام کی اون رسائل
سے معلوم کرنا چاہیے اس کے بعد رسالہ حج کو اسکا ضمیمہ کیا جائیگا انشاء اللہ
تعالیٰ پہر رسالہ ایمان کا یہ سب رسائل شش گانہ دو دو چار ورق مین
حسب فرمائش مولوی عبد المجید دہلوی سلمہ اللہ تعالیٰ لکہے گئے ہین فقط

اللہم احسن عاقبتنا فی الامور کلہا
واجرنا من خزی الدنیا وعذاب
الآخرۃ وصلی اللہ علی سیدنا
محمد وآلہ وصحبہ و
بارک و
سلم